اسلامی معیشت

بلا سود بینکاری کا ایک عملی خاکہ

اسلامک بینک بنگلہ دیش اور المیزان بینک پاکستان کی شکل میں

نمبر شمار	:	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	:	ذیلی عنوانات
۱	:	اسلامی بینکاری کا آغاز	۲	:	شرعی نگرانی بینک
۳	:	مقاصد	۴	:	شاندار کارکردگی
۵	:	اکاؤنٹس	۶	:	اسکیمیں

مذہبی تعلیم اور شرعی مزاج سے کچھ نا آشنا مغرب اور اس کے پیش کردہ معاشی نظام سے متاثر افراد کی طرف سے یہ شبہ کیا جارہا ہے کہ مالیاتی نظام سود کے بغیر رائج اور ثمر آور نہیں اور نہ اسلام میں اس کے لئے کوئی نفع بخش نظام موجود ہے۔ ذیل میں اس شبہ کا جواب دیا گیا ہے اور اسلامی تمویل کا عملی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ افادہ عام کے پیش نظر قارئین ہے۔ (ادارہ)

(۱) اسلامی بینکاری کا آغاز:۔

اسلامی بینکاری کا تصور نیا نہیں تاہم 1950ء کی دہائی تک یہ صرف دانشوروں اور اہل علم کی تحریروں اور تحقیق و جستجو تک محدود تھا ساٹھ کے عشرہ میں اس جانب عملی پیش رفت شروع ہوئی اور 1970ء کے بعد اسلامی بینکاری کے اداروں نے استحکام حاصل کرنا شروع کر دیا اور آج یہ نظام جدید دنیا میں واحد فلاحی بینکاری کے طور پر ابھر کے سامنے آچکا ہے۔ 1971ء میں مصر میں اسلامی بینکاری کا کامیاب تجربہ کیا گیا جس کے بعد اس جانب پیش رفت شروع ہوگئی۔ 1972ء میں ناصر سوشل بینک 1975ء میں دبئی اسلامک بینک اور اسلامک ڈویلپمنٹ بینک اور 1977ء میں مصر اور سوڈان میں فیصل اسلامک بینک کا قیام عمل میں آیا۔ اسلامک ڈویلپمنٹ بینک کا قیام بینکاری کی تاریخ میں ایک سنگ میل ثابت ہوا اور اس نے تمام اسلامی ممالک میں اسلامی بینکاری اور مالیاتی اداروں کے قیام کی راہ ہموار کر دی جس کے بعد اب ایشیا، افریقہ اور یورپ کے چالیس سے زائد ممالک کے علاوہ برطانیہ، امریکہ، جرمنی، ارجنٹائن، ڈنمارک، ہمبرگ، سوئزرلینڈ اور بھارت تک میں ڈیڑھ سو (150) سے زائد اسلامی بینک اور مالیاتی ادارے کام شروع کر چکے ہیں مختصر یہ کہ اگر کوئی اسلامی بینکاری نظام کو اپنانا چاہے تو اب یہ کوئی اجنبی نظام یا محض دانشوروں کی نظریاتی بحث کا موضوع نہیں بلکہ اس کے لئے ٹھوس عملی مثالیں دنیا بھر میں موجود ہیں لیکن عزم صمیم کی کمی ہو تو پاکستان جیسے خالصتاً اسلامی نظریاتی ملک میں آئینی ذمہ داری اور ملک کی اعلیٰ ترین عدالت کے اسلامی بینکاری نظام کے حق میں فیصلہ کے باوجود خوئے بد کو بے شمار بہانے مل جاتے ہیں اور ملک کے سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف جو عوام سے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور واضح مینڈیٹ لے کر وزیر اعظم بنے تھے وہ اسلامی نظریاتی کونسل، خود شرعی

عدالت اور متعدد علماء ودانشوروں کی طرف سے غیر سودی اسلامی بینکاری کے واضح خاکے پیش کئے جانے کے باوجود انتخابی وعدوں اور منشور سے انحراف کرتے ہوئے اسلامی بینکاری نظام کے نفاذ سے انکار کر دیتے ہیں اور موجودہ سودی نظام کو جاری رکھنے پر مصر رہتے ہیں پاکستان کے بالکل برعکس صورت ہمیں اپنے ہی ٹوٹے ہوئے بازو بنگلہ دیش میں نظر آتی ہے جو قائم بھی سیکولرزم کی بنیاد پر ہوا جس آئین میں شاید قرآن وسنت کو بالادستی حاصل ہونے کا کوئی ذکر موجود نہیں اور جہاں کے حکمران بھی کبھی اسلامی شریعت کے نفاذ کا مینڈیٹ لے کر اقتدار تک نہیں پہنچے مگر جب عزم صمیم ہو تو راستے نکل آتے ہیں بنگلہ دیش میں جب اسلام کے لئے درددل اور اخلاص رکھنے والے کچھ لوگوں نے مل جل کر سود سے پاک بینکاری نظام کی بنیاد رکھنا چاہی تو حکومت اس کے آڑے آگئی اور مروجہ سودی نظام سے ہٹ کر بینکاری کی اجازت دینے سے انکار کر دیا مگر ان دھن کے پکے لوگوں نے حوصلہ نہیں ہارا اور حکومت کو بتایا کہ اس نے 1974ء میں اسلامی ترقیاتی بینک کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کئے تھے۔جس کی رو سے وہ اس کا اسلامی شریعت کے مطابق اقتصادی اور معاشی نظام تعلیم نافذ کرنے کی پابند ہے اس کے علاوہ سابق صدر ضیاء الرحمٰن نے 1978ء میں مکۃ المکرمہ اور طائف میں منعقدہ تیسری اسلامی سربراہی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ اسلامی ممالک کو اپنی تجارت اور معیشت کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنا ایک جداگانہ بینکاری نظام منظم کرنا چاہئے۔

قبل ازیں نومبر 1980ء میں ملک کے مرکزی بنگلہ دیشی بینک نے اپنا ایک وفد بیرونی دورے پر بھیجا تا کہ اسلامی بینکوں کے طریقہ کار کا مطالعہ کرے ان مثالوں سے حکومت پر واضح کیا گیا کہ حکومت بارہا اسلامی بینکوں اور مالیاتی اداروں کے قیام کے عزم کا اظہار کر چکی ہے اس لئے اب حکومت کو اس جانب اٹھائے جانے والے کسی ٹھوس قدم کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہئے چنانچہ راستے کشادہ ہوتے چلے گئے اور 1982ء میں اسلامی ترقیاتی بینک کے ایک وفد نے بنگلہ دیش کا دورہ کیا تو اس نے نجی شعبہ میں اسلامی بینک کے منصوبہ میں سرمایہ کاری میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ اسلامک اکنامکس ریسرچ بیورو اور بنگلہ دیش اسلامک بینکرز ایسوسی ایشن اس جانب پہلے ہی بہت سی پیش رفت کر چکے ہیں وفد کے ارکان نے اسلامی بینکاری میں دلچسپی رکھنے والے ماہرین اقتصادیات اور بینکاروں کو ضروری عملی تربیت کی فراہمی کی پیش کش کی اس کے ساتھ ہی رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے ملک کے طول وعرض میں سیمیناروں وکمپوزیم اور ورکشاپوں کا اہتمام کیا اس کام میں مسلم بزنس مین سوسائٹی کے تحت منظم تاجروں نے بڑا موثر کردار ادا کیا اور اسلامی بینک کے قیام کے لئے ایکویٹی سرمائے کی فراہمی کا بندوبست کیا اسی طرح بنگلہ دیش میں اسلامی بینک کے قیام کا یہ خواب مارچ 1983ء میں ایک حقیقت کا روپ دھار گیا۔اس خواب کی تعبیر میں بنگلہ دیش کے 19 شہریوں 4 اداروں، اسلامی ترقیاتی بینک سمیت مشرق وسطیٰ کے دو بینکوں و مالیاتی اداروں اور سعودی عرب کے دو ممتاز شخصیات نے بھرپور اشتراک عمل کا مظاہرہ کیا اس بینک کی شاندار کارکردگی اور زبردست کامیابی کے بعد مارچ 1987ء میں انہی غیر سودی اسلامی بینکاری کے اصولوں کی بنیاد پر ''البرکۃ بینک بنگلہ دیش لمیٹڈ'' کا قیام عمل میں لایا گیا اور اب بہت جلد دو مزید اسلامی بینک بنگلہ دیش میں کام شروع کرنے والے ہیں بنگلہ دیش میں

اسلامی بینکاری کو متعارف کرنے والی مسلم بزنس مین سوسائٹی اور اسلامی بینک بنگلہ دیش کے وائس چیئر مین محمد یونس گزشتہ دنوں لاہور میں منعقد ہونے والی پہلی بین الاقوامی بزنس کانفرنس میں شرکت کے لئے پاکستان آئے تو ''بزنس فورم لاہور'' نے ان کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں بڑی تعداد میں لاہور کے تاجروں اور صنعت کاروں نے شرکت کی اور اسلامی خطوط پر پاکستان میں بینکاری کے آغاز میں زبردست دلچسپی کا اظہار کیا اس دلچسپی کے پیش نظر جماعت اسلامی لاہور کے امیر سابق رکن قومی اسمبلی لیاقت بلوچ نے ایک ٹاسک فورس بھی قائم کر دی ہے جو پاکستان خصوصاً لاہور میں غیر سودی اسلامی بینک کے قیام کے لئے کام کرے گی۔اور عملی اقدامات تجویز کرے گی اس عشائیہ میں محمد یونس نے اسلامی بینک بنگلہ دیش کی کارکردگی اور سرگرمی کے بارے میں جو نہایت قیمتی معلومات فراہم کیں۔

(۲) شرعی نگرانی بینک:۔

جو قارئین کے استفادہ کے لئے پیش کی جا رہی ہیں اسلامی بینک بنگلہ دیش کے معاملات کی نگرانی کے لئے 23 رکنی بورڈ آف ڈائریکٹرز قائم ہے جس میں 9 غیر ملکی اور 4 مقامی ہیں بورڈ کے علاوہ ایک آٹھ رکنی ایگزیکٹیو کمیٹی اور منیجمنٹ کمیٹی بھی بینک کے روزمرہ امور نمٹانے کے لئے بنائی گئی ہے بینک کا مقصد چونکہ اسلامی اقتصادی نظام کو رائج کرنا اور شریعت کی معیشت میں بالادستی کو یقینی بنانا ہے اس لئے بینک کا ایک دس رکنی شریعت بورڈ قائم ہے جو اس امر کا جائزہ لیتا ہے کہ بینک کا کوئی کام قرآن وسنت اور شریعت کے منافی نہ ہو اس بورڈ میں ملک کے تمام مکاتب فکر کے معروف علماء کرام بھی شامل ہیں۔جب کہ ایک بینکر ایک قانون دان اور ایک ماہر معاشیات کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔

(۳) مقاصد:۔

بینک کے مقاصد میں اسلامی اقتصادی نظام کے قیام ملک کے تمام حصوں میں ترقیاتی سرگرمیوں کو متوازن بنانا، اسلامی وسائل کی ترقی، روزگار کے مواقع پیدا کرنا، بے سہارا اور کم آمدنی والے افراد کی معاشی حالات بہتر بنانے کے لئے تعاون اور فلاحی بینکاری نظام کو رائج کرنا شامل ہے بینک ان مقاصد کے لئے سود سے پاک شراکت پر مبنی بینکاری خدمات مہیا کرتا ہے۔اور سود کے لین دین کے بجائے نفع نقصان کی بنیاد پر سرمایہ کاری کرتا ہے اور اسی بناء پر اپنے کھاتہ داروں سے رقوم جمع کرتا ہے اسلامی بینک بنگلہ دیش زرمبادلہ کے کاروبار، سرمایہ کاری، ہر قسم کے کھاتے رکھنے سمیت ہمہ اقسام بینکاری خدمات فراہم کرتا ہے۔

(۴) شاندار کارکردگی:۔

بینک کا منظور شدہ سرمایہ 50 کروڑ ٹکا ہے جب کہ اداشدہ سرمایہ جو 1983 میں 6 کروڑ 75 لاکھ تھا 1995 میں 16 کروڑ ٹکے تک پہنچ چکا ہے۔1986 میں بینک کے 80 کروڑ ٹکے کے حصص فروخت کے لئے پیش کئے گئے تو لوگوں نے مطلوبہ رقم سے چار گنا زیادہ سرمایہ

خریداری کے لئے پیش کر دیا جو بینک کی عوام اور سرمایہ کاروں میں ساکھ کا منہ بولتا ثبوت ہے بینک فید فنڈ بھی مسلسل بڑھ رہا ہے بینک کے پہلے سال 31 دسمبر 1983 کو یہ فنڈ صرف تین لاکھ ساٹھ ہزار ٹکے تھا مگر 31 دسمبر 1994 کو یہ 30 کروڑ 35 لاکھ 20 ہزار ٹکے تک پہنچ گیا عوام میں ذاتی اور قومی مقاصد کے لئے بچت کی عادت کو فروغ دینے پر اسلامی بینک خصوصی توجہ دیتا ہے اور لوگوں کی بچتوں کو درج ذیل کھاتوں میں جمع کیا جاتا ہے۔

(۵) اکاؤنٹس:۔

(۱) الودیعہ کرنٹ اکاؤنٹ۔

(۲) مضاربہ سیونگز اکاؤنٹ۔

(۳) مضاربہ ٹرم ڈیپازٹ اکاؤنٹ۔

(۴) مضاربہ اسپیشل نوٹس اکاؤنٹ۔

(۵) مضاربہ حج سیونگز اکاؤنٹ۔

بینک کرنٹ اکاونٹ کو الودیعہ کے اصولوں پر اور باقی سب اکاؤنٹ مضاربہ کے اصول پر چلاتا ہے اور سرمایہ کاری آمدن کا 75 فیصد اپنے مضاربہ کھاتہ داروں میں تقسیم کرتا ہے اسلامی بینک نے 1983 میں 14 کروڑ 4 لاکھ 50 ہزار ڈیپازٹس سے کام کا آغاز کیا پہلے ہی سال ان میں 41 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا اور یہ 24 کروڑ 51 لاکھ 60 ہزار تک پہنچ گئے جب کہ بینک کے موجودہ ڈیپازٹس 175 کروڑ، 19 لاکھ 60 ہزار سے زائد ہیں۔ اور ان میں اضافہ کی شرح 13.79 فیصد ہے جو ملک کے دیگر بینکوں کی 18.47 کی شرح سے کہیں زیادہ ہے بینک کے پاس ڈیپازٹس کی مضبوط اور مستحکم اساس موجود ہے کیونکہ اس کے کھاتہ داروں کی اکثریت متوسط اور نچلے طبقے کے لوگ ہیں بینک اسلامی شریعت کے اصولوں کی روشنی میں نفع نقصان میں شراکت کی بنیاد پر سرمایہ کاری کرتا ہے۔ اور محض نفع کمانا بینک کا مقصد نہیں بلکہ سرمایہ کاری کرتے وقت معاشرتی بہبود اور روزگار کے مواقع کی فراہمی کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

(۶) اسکیمیں:۔

بینک دیہی ترقی اسکیم، ٹرانسپورٹ، انویسٹمنٹ اسکیم، سمال ٹرانسپورٹ انویسٹمنٹ اسکیم، ڈاکٹر انویسٹمنٹ اسکیم، ہاوس ہولڈر ڈیوایبل انویسٹمنٹ اسکیم، ایگریکلچر انویسٹمنٹ اسکیم اور پولٹری انویسٹمنٹ اسکیم پر کامیابی سے عمل درآمد کر چکا ہے اور اب مزید آگے بڑھتے ہوئے مائکرو انڈسٹریز انویسٹمنٹ اسکیم، منی اڈسٹریل پارک انویسٹمنٹ اسکیم اپارٹمنٹ پراجیکٹس انویسٹمنٹ اسکیم سیلف امپلائمنٹ اسکیم اور متعدد دیگر اسکیمیں متعارف کرانے پر غور جاری ہے۔ بینک شہری اور دیہی علاقوں کی اقتصادی حالات بہتر بنانے کے لئے مختلف شعبوں میں سرمایہ بھی فراہم کر رہا ہے۔ 1983ء میں اپنے قیام کے پہلے سال بینک نے 5 کروڑ 59 لاکھ 40 ہزار ٹکے کی سرمایہ کاری کی

جس میں سال بہ سال اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور بینک کی 30 جون 1995ء تک سرمایہ کاری کی مالیت 906 کروڑ 56 لاکھ 70 ہزار تک جا پہنچی ہے گزشتہ برس بینک سرمایہ کاری میں اضافہ کی شرح 46 فیصد رہی جب کہ ملک کے دیگر تمام بینکوں کی سرمایہ کاری میں اضافہ کی اوسط شرح 67. فیصد ہے اس وقت شعبہ دار الاسلامی بینک کی سرمایہ کاری کا تناسب کچھ اس طرح ہے کمرشل 572 کروڑ 12 لاکھ 70 ہزار (64.23) فیصد صنعتی, 107 کروڑ 42 لاکھ 80 ہزار (1.85) فیصد، زراعت ایک کروڑ 99 لاکھ 50 ہزار (0.22) فیصد جائیداد 21 کروڑ 93 لاکھ 90 ہزار (2.42%) ٹرانسپورٹ 22 کروڑ 2 لاکھ (2.44) فیصد اور دیگر مدات میں 170, کروڑ 88 لاکھ 80 ہزار (8.85) فیصد کی سرمایہ کاری کی گئی بینک کی تمام تر سرمایہ کاری مرابحہ بیع، کرایہ داری خریداری، شرکۃ الملک اور مشارکہ کے شرعی اصول کے مطابق کی جاتی ہے اور شریعت میں جس بات کی ممانعت کی گئی ہو وہ خواہ کتنی ہی منافع بخش کیوں نظر نہ آئے بینک اس میں کسی صورت میں ملوث نہیں ہوتا زر مبادلہ کا کاروبار بینکاری میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اسلامی بینک بنگلہ دیش لمیٹڈ نے اس میدان میں بھی گزشتہ بارہ برسوں میں نمایاں ترقی کی ہے۔ بینک اس ضمن میں تین شعبوں درآمد، برآمد اور زر مبادلہ کی منتقلی میں خدمات انجام دے رہا ہے۔

1983ء میں جب بینک نے کام کا آغاز کیا تو اس کا کام صرف درآمدات تک محدود تھا پہلے سال اس کی کل مالیت ایک کروڑ 8 لاکھ نکلے تھی تاہم 1994 میں بینک کے زر مبادلہ کے کاروبار کی مجموعی مالیت 1535 کروڑ 68 لاکھ 50 ہزار نکلے تھی۔ جو اس سے پہلے سال کے مقابلہ میں 50 فیصد زیادہ تھا جون 1995ء میں بینک کے زرمبادلہ کا مجموعی کاروبار 1736 کروڑ 23 لاکھ تک پہنچ چکا تھا اور سال کے اختتام تک بلاشبہ اس شعبہ بینک کی کارکردگی کی گزشتہ سال کے مقابلے میں مزید ترقی کر چکی ہوگی تاہم جون 1994ء کی اعداد و شمار کی روشنی میں دیکھا جائے تو اس وقت اس شعبہ میں بینک کی کارکردگی کی مالیت 1028 کروڑ 97 لاکھ تکا تھی اس طرح یہ اضافہ 69% ہے جو کسی بھی بینک کی کارکردگی کو شاندار انداز میں چلانے کے لئے دنیا بھر میں اپنے نمائندے مقرر کر رکھے ہیں بینک کے 13 بینکوں سے اس سلسلے میں کاروباری تعلقات ہیں اور 31 دسمبر 1994ء تک دنیا میں 61 ممالک میں 450 نمائندے اسلامی بینک کے لئے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس حوالے سے بینک کا شمار دنیا کی تین ہزار بہترین بینکوں میں ہوتا ہے اور اس کا نمبر 234 ہے بینک نے سعودی عرب سے سرمایہ کی فوری طور پر بنگلہ دیش منتقلی کے لئے الراجی بینکنگ اور انوسٹمنٹ کارپوریشن سے خصوصی معاہدے کئے ہیں اس کے علاوہ درجنوں دوسرے بینکوں سے بھی زر مبادلہ کے لین دین کے معاہدے کئے گئے ہیں۔

شرعی قوانین وضوابط کی روشنی میں کام کرنے والے اس بینک میں آخرت کے اجر کے ساتھ ساتھ دنیا میں منافع کی شرح بھی انتہائی پرکشش رہی اور بینک گزشتہ تقریباً پانچ سال سے اپنے کھاتہ داروں کو اوسطاً 15 فیصد سالانہ منافع تقسیم کر رہا ہے۔ جو بنگلہ دیش کے دیگر تمام بینکوں کے مقابلے میں زیادہ ہے ایکوٹی پر ریٹرن کی شرح بھی ہمیشہ تسلی بخش رہی اور اسلامی بینک نے 1990ء میں سب سے زیادہ شرح 50.08 فیصد حاصل کی جب کہ 1991ء میں 34.08% , 1993 میں 20.25 فیصد اور 1994ء میں 41.42 فیصد کی

شرح رہی۔اسلامی بینک اپنے قیام کے دن سے مسلسل توسیع پذیر ہے اور 1983ء میں صرف تین شاخوں سے کام کا آغاز کرنے والا آج پورے بنگلہ دیش میں اپنی شاخوں کا جال پھیلا چکا ہے اور ان کی موجودہ تعداد 83 ہے جن سے 26 دیہی اور 57 شہری علاقوں میں خدمات انجام دے رہی ہیں بینک بہت جلد 20 مزید برانچیں کھولنے کی منصوبہ بندی کر چکا ہے کام کی وسعت سے جہاں بڑی تعداد میں لوگوں کو روزگار فراہم ہو رہا ہے وہاں بینک کے اوسطاً اخراجات میں بھی کمی آ رہی ہے جس کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ جب بینک نے کام شروع کیا تو اس کی تین شاخوں میں 127 ملازمین تھے اس طرح ایک شاخ میں کام کرنے والوں کی اوسط تعداد 42 تھی مگر 1994ء کے اختتام پر 83 شاخوں میں 266 افراد کام کر رہے تھے اس طرح اوسطاً 21 افراد ایک برانچ کو چلا رہے ہیں حالانکہ گزشتہ دو سالوں میں بینک کا کام بہت زیادہ ترقی کر چکا ہے اسلامی بینک اپنے کارکنوں کی جدید ترین تربیت کے ذریعے ان کے معیار کار کو بہتر بنانے اور ان کی صلاحیت کار کو بڑھانے پر بھی خصوصی توجہ دے رہا ہے اسلامی بینکاری کا طریقہ کار اور اس کے اصول روایتی بینکاری کے مقابلہ میں بالکل مختلف اور قطعی منفرد ہیں اس لئے اس بات کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ بینک کے اہل کاروں کو اسلامی اصولوں سے آشنا کرنے کے لئے ان کو خاص قسم کی تربیت فراہم کی جائے تاکہ وہ ذہنی طور پر اس بینکاری نظام کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو سکیں۔

اس ضرورت کے پیش نظر 1984ء میں اسلامی بینک ٹریننگ اینڈ ریسرچ اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا گیا جو اسلامی بینکاری کے مختلف شعبوں کے لئے افراد کار کی تربیت کے ساتھ تحقیق کا کام بھی کرتی ہے اکیڈمی اب تک 317 تربیتی کورس ورکشاپیں اور پوسٹ گریجویٹ انٹرن شپ پروگرام منظم کر چکی ہے۔ جن کے ذریعے 6690 افراد کو تعلیم و تربیت فراہم کی گئی۔اکیڈمی بینکاری اور سرمایہ کاری کے شعبوں کی ضرورت کا لحاظ رکھتے ہوئے کئی ایک کتابیں مرتب کر کے شائع کر چکی ہے۔اسلامی بینک بنگلہ دیش نے ڈھاکہ یونیورسٹی کے بینکنگ اینڈ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے تین بہترین طلبہ کے سالانہ امدادا سکیمیں شامل ہیں فاونڈیشن ہی کے تحت ڈھاکہ میں 10 بستروں کا ایک اسلامی بینک اسپتال قائم کیا گیا ہے جس میں 24 گھنٹے علاج معالجہ کی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔مندرجہ بالا سرسری مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامی بینک بنگلہ دیش لمیٹڈ کے نام سے قائم محض ایک ادارہ کس طرح امت مسلمہ کی خدمت کر رہا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بینک اپنی قوم کو سود جیسی لعنت سے نجات دلانے میں انتہائی موثر کردار ادا کر رہا ہے۔ جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ستر بدتر گناہوں میں بدترین اپنی ماں سے زنا کرنا ہے مگر سود اس سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے اللہ تعالیٰ پاکستان میں ہمیں سود کی لعنت سے نجات پانے کی توفیق بخشے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی بے انتہا برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا بھر کے مقروض ہونے کی بجائے نہ صرف اپنے پاوں پر کھڑے ہو سکیں بلکہ اپنے وسائل سے دیگر گرے پڑے اور استحصال زدہ لوگوں کے بھی کام آ سکیں۔

کاش! کوئی عزم صمیم کے ساتھ اس جانب کام کا آغاز کر سکے۔